ون ٹو ون ملاقات

جلیل حسن

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
ایک شخص اپنے دوست سے جو کسی دوسری بستی میں تھا، ملاقات کیلیے چلا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ کو بٹھادیا۔ فرشتہ نے اس سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا اس گاؤں میں اپنے بھائی سے ملاقات کیلیے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا کیا تمھارا اس پر کوئی حق ہے جسے وصول کرنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں بس اس غرض سے جا رہا ہوں کہ میں اس سے خدا کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ فرشتہ بولا تو سنو! مجھے اسی خدا نے تمھارے پاس بھیجا ہے اور یہ بشارت دی ہے کہ وہ بھی تم سے ایسی محبت رکھتا ہے جیسی تم اس کی خاطر اپنے دوست سے رکھتے ہو۔ (مسلم)

ملاقات کیا ہے؟

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے، اس معاشرے میں دوستی کرنا، تعلق رکھنا، باہم خوشگوار معاملات رکھنا اس کی فطرت ہے۔ اور ملاقات ایک زندہ، پُرخلوص اور مستحکم تعلق کی علامت ہے۔ ملاقات کی دوسری تعریف بیان کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ محبت کی معراج کا دوسرا نام ملاقات ہے۔ ہر محبت کرنے والا اپنے محبوب سے ملاقات چاہتا ہے۔
چاہے وہ محبت والدین کو اولاد سے ہو یا اولاد کو والدین سے، شوہر کو بیوی سے ہو یا بیوی کو شوہر سے، کسی پردیسی کو اپنے دیس سے ہو یا کسی مکیں کو اپنے مکاں سے، یہ محبت بالائی نظم کو اپنے زیریں نظم سے ہو یا زیریں نظم کو بالائی نظم سے، یہ محبت کارکن کو اپنے قائد سے ہو، یا قائد کو اپنے کارکن سے۔
غرض محبت کی پیاس اُس وقت تک نہیں بجھتی جب تک محبت کرنے والے کی ملاقات اپنے حبیب سے نہ ہو جائے۔

یہ محبت ہی تو تھی جب ربّ کو اپنے بندے سے ہوئی تو کلیم اللہ کو اِذنِ تکلّم بخشنے کو طور پر بلا لیا، اور محمد ﷺ کو ملاقات کا شرف بخشنے عرش پر بلا لیا۔

آپ بھی ایک قائد ہیں ایک ایسی تحریک کے قائد جس کا نعرہ ہے "قرآن وسنت کی دعوت لے کر اُٹھو اور ساری دنیا پر چھا جاؤ" جس کا مملکت میں وژن ہے کہ ''ہم انشاء اللہ اس ملک میں مقیم اپنے ہم وطنوں کی کثیر تعداد تک اپنی دعوت پہنچا دیں گے''۔
یاد رکھیے! اپنے اس وژن کو حاصل کرنے کے لیے باہمی اُخوت و بھائی چارگی کی فضاء پیدا کرنا ہوگی۔ قائد سے کارکن تک تعلق کو مضبوط بنانا ہوگا۔ اس تعلق کی مضبوطی میں بالائی نظم سے ذیلی نظم اور کارکنان کی ملاقاتوں کا مربوط نظام قائم کرنا ہوگا۔ یہ ملاقاتیں تعلق کی مضبوطی کا ایک مؤثر ہتھیار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ منطقہ ریاض کی منصوبہ بندی کمیٹی نے آج سے تقریباً چار سال پہلے ناظمِ منطقہ کی ناظمِ زون سے، ناظمِ زون کی ناظمِ علاقہ سے، ناظمِ علاقہ کی ناظمِ حلقہ سے اور ناظمِ حلقہ کی کارکنان اور مبصرین سے ملاقاتوں کو اپنی منصوبہ بندی میں کامیابی کی کلید کے طور پر پیش کیا۔ اور وقت نے یہ بات ثابت کی کہ جہاں جہاں ون ٹو ون ملاقات کے اس خاکے میں رنگ بھرے گئے، وہیں مقصد کے حصول میں کامیابیاں نظر آئیں۔
ون ٹو ون ملاقات کی اہمیت جاننے کے بعد اب جائزہ لیتے ہیں کہ ایک ناظمِ علاقہ کی اپنے ناظمین حلقہ جات اور کارکنان سے ان ملاقاتوں کے کیا فوائد ہیں۔

ناظمِ علاقہ کی ون ٹو ون ملاقات کے فوائد

ناظمِ حلقہ سے انفرادی ملاقات کے فوائد

۱۔ ناظمِ حلقہ کی ذاتی زندگی سے متعلق آگاہی ہوتی ہے۔
۲۔ ناظمِ حلقہ کو اپنے ناظم سے قربت و اپنائیت کا احساس ہوتا ہے۔
۳۔ باہمی تبادلہ خیال کی وجہ سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
۴۔ ناظمِ حلقہ کی مشکلات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔
۵۔ ناظمِ حلقہ کی صلاحیتوں کا علم ہوتا ہے۔ اور اُس سے صلاحیتوں کے مطابق کام لینے میں آسانی ہوتی ہے۔
۶۔ ناظمِ حلقہ کے نظم سے متعلق شبہات کا ازالہ ہوتا ہے، ضعف دور ہوتا ہے اور کام کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔
۷۔ ٹیم ورک کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔
۸۔ طرفین کے تبادلہ خیال میں جماعت کی پالیسیوں پر بات چیت سے شرح صدر میں اضافہ ہوتا ہے
۹۔ سب سے بڑھ کر ناظمِ حلقہ اور خود ناظمِ علاقہ متحرک رہتے ہیں۔

ناظمِ زون اور ناظمِ منطقہ سے انفرادی ملاقات کے فوائد

۱۔ ناظمِ علاقہ کے اپنے تحریکی شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔
۲۔ باہمی تبادلہ خیال کی وجہ سے ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

۳۔ایک دوسرے کو قربت واپنائیت کا احساس ہوتا ہے۔

۴۔علاقہ سے متعلق مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۵۔علاقہ کی منصوبہ بندی میں نئی راہیں تلاش کرنے میں مدد ملتی ہے۔

۶۔ٹیم ورک کی تھیوری پر کام کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

ناظم علاقہ کی ون ٹو ون ملاقات نہ کرنے کے نقصانات

۱۔علاقہ میں جمود پیدا ہوتا ہے جو کہ تحریک کی ضد ہے۔

۲۔اجنبیت کا احساس پروان چڑھتا ہے۔

۳۔باس اور ماتحت کی خلیج قائم ہوتی ہے۔

۴۔ناظمِ حلقہ اور حلقہ کی مشکلات کا علم نہیں ہوتا۔

۵۔ٹیم ورک کا فقدان نظر آتا ہے۔

۶۔اہداف کا حصول مشکل ہوتا ہے۔

ون ٹو ون ملاقات کیسے کریں؟

یہ ملاقات کسی لگے بندھے مصنوعی طریقہ کا نام نہیں ہے بلکہ اسے اللہ کے نبی ﷺ نے اہم اور جاندار بنادیا ہے کہ ان ملاقاتوں سے بننے والے تعلقات کی گرمی، خلوص، سرشاری اور سکون والفت دیکھ کر لوگ اسلام کی طرف کھنچنے لگے۔ جو اجنبی تھے وہ ایک دوسرے کے قریب آگئے۔ اگر یہ تعلقات مصنوعی یا روکھے پھیکے ہوتے تو کبھی ان کے ذریعہ اسلام نہ پھیلتا۔

آیئے اب دیکھتے ہیں ون ٹو ون ملاقات کیلیے ایک ناظمِ علاقہ کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے:

۱۔سب سے پہلی چیز یہ کہ ان ملاقاتوں کے لیے مناسب وقت نکالنے کا خود کو عادی بنائیں۔

۲۔ملاقات کرنے سے پہلے ایک کال کر کے وقت لے لیں۔

۳۔ملاقات بہت محبت، اپنائیت اور وسیع القلبی کے ساتھ کیجیے اور ملنے میں گرم جوشی نظر آئے۔

(نبی کریم ﷺ کا اُسوہ سامنے رہنا چاہیے کہ ہر ملنے والا سمجھتا تھا کہ وہ آپ کے سب سے قریب ہے۔)

۴۔پہلی ملاقات میں تفصیلی تعارف حاصل کریں۔

حدیث: جب ایک آدمی دوسرے سے اُخوت کا رشتہ جوڑے تو اُس سے اُس کا نام پوچھے، اُس کے باپ کا نام پوچھے اور اُسکے خاندان کے حالات معلوم کرے، اس سے باہمی محبت کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ (ترمذی)

۵۔ناظمِ حلقہ کے ذاتی مسائل پر بات چیت کریں۔ حل تلاش کرنے میں مدد کریں ورنہ ہمدردی کے دو الفاظ ہی سہی۔

۶۔ملاقات میں انتہا پر نہیں جانا چاہیے۔ (نہ تو غیر ذمہ دارانہ گفتگو ہو اور نہ ہی واعظ کا انداز ہو)

۷۔حلقہ کی پوری کیفیت کا ادراک ہو، اگر اُس حلقہ کے کارکنان کے نام زبانی یاد ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔

۸۔حلقہ کے مسائل کو پوری طرح اسٹڈی کر کے جائیں اور ناظمِ حلقہ سے بھی پوچھیں۔ پھر حل پیش کیجیے یا حل کرنے کی کوشش کیجیے۔ مثلاً غیر فعالیت، مالیات میں کمی، کارکن سازی کا نہ ہونا، دعوتی حلقوں کی کمی، تنظیمی پروگرامات کا مؤثر نہ ہونا وغیرہ وغیرہ

۹۔ایک ملاقات میں ون پوائنٹ ایجنڈا بھی ہوسکتا ہے۔

۱۰۔اہداف زبانی یاد ہوں یعنی اُنگلیوں کے ٹپس پر آپ گن سکیں۔ اہداف کے حصول کی کیفیت پر بات کریں۔

۱۱۔ناظمِ حلقہ پر اپنے ہی خیالات مسلط کرنے کی کوشش نہیں کریں بلکہ اسکی بھی سنیں۔

۱۲۔کم وقت میں زیادہ کام کرنے کے طریقے سکھایئے۔

۱۳۔ہر ملاقات میں ناظمِ حلقہ سے جماعت کی دعوت کے تین پوائنٹس کا اعادہ ضرور کیجیے۔

۱۴۔ملاقات کے نوٹس ضرور لیں تاکہ آئندہ کی پیش بندی میں آسانی ہو۔ (ایک رجسٹر کھول لیں اور ہر حلقہ ریکارڈ محفوظ کرتے جائیں۔

۱۵۔ملاقات کے بعد اس کا فالواپ ضرور کیجیے۔ یہ فالواپ ٹیلی فون پر بھی ہوسکتا ہے، ای میل کے ذریعہ بھی ہوسکتا ہے، ناظمِ حلقہ اگر قریب رہتا ہو تو واک پر بھی ہوسکتا ہے۔

☆......☆

THE FOLLOWING ITEMS MUST BE INCLUDED

1. THE MAIN OBJECTIVES OF ONE TO ONE MEETING ARE:
a. To learn about your sub-ordinates (halqa nazim)
b. To learn about your Karkuns
c. To learn about your superior (Zone & muntaqa)
d. To learn means the followings
i. Know about their family details
ii. Know about professional details
iii. Know about his capacity
iv. Know about his capabilities
v. Know about deficiencies
vi. Know about his weakness
vii. Know about his personal problems
viii. Know about want he want to do for the Nazam
ix. Know about what he does NOT want do for Nazam and why?
x. Know about his reservations about our targets
xi. Know about his recommendations and suggestions how to meet the target.
xii. Know about nisab
xiii. Know about Malayat
xiv. Know about training
xv. Know about tarbiyat
xvi. Know about Pakistan Jammat
xvii. Know about Saudi Markaz
xviii. Know about the books
xix. Know about the magazines
xx. Know about prayers
xxi. Know about the ability of reading the Quran correctly
xxii. Know about his knowledge about Deen islam
xxiii. Know about Jamat Message
xxiv. Know about Al-Khidmat work
xxv. Know about Qurtaba project … why is Jammat building this project
xxvi. Know about contribution done by Saudi / Riyadh Jammat for Earthquake
xxvii. Know about contribution done by Saudi / Riyadh Jammat for Flood
xxviii. Know about contribution done by Saudi / Riyadh Jammat for Orphans
xxix. Know about the Tanzeemi meeting
xxx. Know about the Dawati meetings
xxxi. Know about the Elaqa Shurra
xxxii. Know about the Zone shurra
xxxiii. Know about the City Shurra
xxxiv. Know about Markaz Shurra …what does he knows?
xxxv. Know about Amal …why necessary
xxxvi. Know about discipline – obedience of ALL NAZAM